سپریم کورٹ رپوٹس-[2003]-ایس-یو-پی-پی-2-ایس-سی-آر

نیشنل تھرمل پاور کارپوریشن لمیٹڈ
بنام
کاری پوتھوراجو اور دیگران

13 اگست 2003

]ایس راجیند ربابو اور ڈوریسوامی راجو، جسٹس[

صنعتی قوانین:

فیکٹریز ایکٹ، 1948- دفعہ 46-سروس کو باقاعدہ بنانا-یونٹ کے ملازمین کے فائدے کے لیے کینٹین فراہم کرنے اور برقرار رکھنے کی آجر پر قانونی ذمہ داری-وقتاً فوقتاً کام کرنے والے ٹھیکیدار کے بذریعے کینٹین چلائی جا رہی ہے-کینٹین میں کام کرنے والے 2300 ملازمین میں سے 54-کینٹین کے کارکن خدمات کو باقاعدہ بنانے کا دعوی کر رہے ہیں-واحد جج نے دعوی مسترد کر دیا-تاہم، عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ نے ان لوگوں کو دعوی کرنے کی اجازت دی جو ملازمت میں برقرار رہنے کے اہل ہیں-جواز پیش کیا گیا: کینٹین کو برقرار رکھنے کے لیے آجر پر قانونی ذمہ داری کے پیش نظر عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کا حکم جائز ہے۔

فیکٹری ایکٹ، 1948 اپیلینٹ کارپوریشن کی دفعہ 46 کے تحت قانونی ذمہ داری کو نبھانے کے پیش نظر، ایک پبلک سیکٹر انڈرٹیکنگ نے ایک ٹھیکیدار کے بذریعے اپنے یونٹ کے ملازمین کے فائدے کے لیے ایک کینٹین شروع کی۔اسے وقتاً فوقتاً مصروف ٹھیکیداروں کے بذریعے چلایا جاتا تھا۔متعلقہ وقت پر 2300 ملازمین میں سے تقریباً 54 افراد کینٹین میں مختلف عہدوں پر کام کر رہے تھے۔جواب دہندہ کارکنوں نے عرضی درخواست دائر کی جس میں اپیل کنندہ کو حاضری کے فوائد کے ساتھ اپنی خدمات کو باقاعدہ بنانے کی ہدایت طلب کی گئی۔عدالت عالیہ کے واحد جج نے عرضی درخواست کو مسترد کر دیا۔تاہم، ڈویژن بنچ نے اپیل کی اجازت دیتے ہوئے ہدایت کی کہ ملازمت میں جاری رہنے کے لیے موزوں کارکنوں کی خدمات کو باقاعدہ بنایا جائے۔لہذا

موجودہ اپیل۔

اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے واحد جج کے فیصلے کو تبدیل کرنے میں غلطی کی؛ اور یہ کہ کینٹین میں ٹھیکیدار کے ذریعہ لگائے گئے مدعا علیہ کارکن اپیل کنندہ کے ادارے کا حصہ ہونے کا دعوی نہیں کر سکتے اور اپنی خدمات کو باقاعدہ بنانے کا دعوی نہیں کر سکتے۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے۔

منعقد: اپیل کنندہ-کارپوریشن جس پر فیکٹری ایکٹ 1948 کی دفعہ 46 کے تحت کینٹین چلانے کی قانونی ذمہ داری تھی، یہ دعوی نہیں کر سکتا کہ کینٹین میں مصروف کارکن حالانکہ ٹھیکیدار اپیل کنندہ کے ادارے کا حصہ ہونے کا دعوی نہیں کر سکتا اور اپنی خدمات کو باقاعدہ بنانے کا دعوی نہیں کر سکتا۔اس کے علاوہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے اپیل کنندہ کو آزادی دی کہ وہ کارکنوں کے دعووں پر غور کرے کہ آیا وہ ضروریات کو پورا کرتے ہیں اور کیا وہ بصورت دیگر تصدیق کے لیے نااہل ہیں۔لہذا، عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے کو چیلنج کو جائز یا درست قرار نہیں دیا جا سکتا۔[431-ای،ایف]

انڈین پیٹروکیمیکلز کارپوریشن لمیٹڈ اور دیگر بنام شرمک سینا اور دیگران [1999] 6 ایس سی سی 439؛ بھارتیہ اوورسیز بینک بنام آئی او بی اسٹاف کینٹین ورکرز یونین اور دیگر [2000] 4 ایس سی سی 245؛ اسٹیل اتھارٹی آف انڈیا لمیٹڈ اور دیگران بنام نیشنل یونین واٹرفرنٹ ورکرز اور دیگران [2001] 7 ایس سی سی 1؛ وی ایس ٹی انڈسٹریز لمیٹڈ بنام وی ایس ٹی انڈسٹریز ورکرز یونین اور دیگر [2001] 1 ایس سی سی 298 اور دی سرسپور ملز کمپنی لمیٹڈ بنام رمن لال چمن لال اور دیگران [1974] 3 ایس سی سی 66، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 5990۔

1996 کے ڈبلیو اے نمبر 385 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 27.11.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے وی آر ریڈی، این بی شیٹی، راجندر دھون، محترمہ میرا ماتھر اور اے ٹی ایم سمپت۔

جواب دہندگان کے لیے ہردیو سنگھ، ایل ناگیشور راؤ، محترمہ مدھو مولچندانی، آر سنتھان کرشنن، جی رام کرشن پرساد، کے سی سدرشن، جینتھ ایم راج، پی پی سنگھ اور ایس ادیا کمار ساگر اور ٹی جی نارائنن نائر۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

راجندر بابو، جسٹس۔ مذکورہ اپیل آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے 1996 کے تحریری اپیل نمبر 385 کے حکم کے خلاف دائر کی گئی ہے، جس کے تحت ڈویژن بنچ نے 1992 کی تحریری درخواست نمبر 3793 میں فاضل واحد جج کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے عرضی درخواست میں دعووں کو اس حد تک اور حکم میں بیان کردہ شرائط کے تابع کرنے کی اجازت دی۔ اپیل کنندہ نیشنل تھرمل پاور کارپوریشن لمیٹڈ، راما گنڈم سپر تھرمل پاور اسٹیشن، حکومت بھارت کا ایک پبلک سیکٹر انڈرٹیکنگ ہے۔ اس نے 1983 میں اپنے یونٹ کے ملازمین کے فائدے کے لیے ایک ٹھیکیدار کے بذریعے ایک کینٹین شروع کی اور اس وقت سے اسے وقتاً فوقتاً مصروف ٹھیکیداروں کے بذریعے چلایا جا رہا تھا۔ متعلقہ وقت پر ملازمین کی کل تعداد 2300 بتائی جاتی تھی اور کہا جاتا تھا کہ تقریباً 54 افراد کینٹین میں مختلف صلاحیتوں- باورچی، خدمت گزار، صفائی کرم چاری وغیرہ میں کام کر رہے تھے۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ اپیل کنندہ فیکٹری ایکٹ کی شقیں تحت چلنے والی فیکٹری ہے اور مذکورہ ایکٹ 1948 کی دفعہ 46 اپیل کنندہ پر لازمی فرض اور ذمہ داری عائد کرتی ہے کہ وہ یونٹ میں خدمات انجام دینے والے تمام لوگوں کے فائدے کے لیے کینٹین فراہم کرے اور اسے برقرار رکھے۔ رضامندی سے، اپیل کنندہ کافی سبسڈی دیتا ہے اور ایک وقت پر، جیسا کہ آرڈر میں دیکھا گیا ہے، یہ روپے کی حد تک تھی۔ جواب دہندگان، کم از کم ان میں سے بہت سے، سال 1983 سے کام کر رہے تھے، حالانکہ ٹھیکیداروں کے ذریعہ مصروف تھے۔ ڈپٹی منیجر انتظامیہ اور اس کے ماتحتوں کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ تیاری، خدمت اور دیکھ بھال کے سلسلے میں کینٹین کے کام کی نگرانی کریں، تاکہ خدمت کے معیار کو یقینی بنایا جا سکے اور ساتھ ہی یہ کہ اسے کارکنوں کے لیے فائدہ مند طریقے سے انجام دیا جائے۔ یہ بھی دعوی کیا جاتا ہے کہ مذکورہ اتھارٹی نے فیکٹری کے احاطے میں داخل ہونے والے کارکنوں کو شناختی کارڈ بھی جاری کیے تھے۔ بظاہر، اس عدالت سمیت عدالتوں کے کچھ فیصلوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، جواب دہندہ کارکنوں نے ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت دائر عرضی درخواست کے ذریعے عدالت عالیہ کا رخ کیا جس میں

اپیل کنندہ کو حاضری کے فوائد کے ساتھ اپنی خدمات کو باقاعدہ بنانے کی ہدایت طلب کی گئی تھی۔

اپیل گزاروں نے اس دعوے سے متدعویہ ہوئے کہا کہ کینٹین ایک فائدہ منداقدام کے طور پر، یونٹ میں کارکنوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے چلائی جاتی تھی، کہ ٹھیکیداروں کو وقتاً فوقتاً مختلف مدت کے لیے مختلف ٹھیکیداروں کے ساتھ رکھا جاتا تھا۔ ٹینڈرز کی دعوت کے مطابق کی گئی کامیاب پیشکش پر منحصر ہے، کہ ان کا ایسے ٹھیکیداروں کے ذریعے لگائے گئے کارکنوں کی کل تعداد سے کوئی تعلق نہیں ہے، کہ وہ نہ تو اپیل کنندہ ادارے کی مینوفیکچرنگ سرگرمیوں سے متعلق کارکن ہیں یا وہ اس سے کوئی اتفاقی کام انجام دیتے ہیں یا کسی بھی طرح سے صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 میں اپیل کنندہ کے کارکن ہونے کا دعوی کر سکتے ہیں۔۔کنٹرول، اگر بالکل بھی ہو، اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہا گیا تھا کہ کینٹین کو چلانے کے طریقے کی وجہ سے صنعتی بدامنی نہ ہو اور کھانے پینے کی اشیاء، کھانے پینے کی اشیاء اور مشروبات کے معیار کی قربانی دیے بغیر مناسب کھانے کی اشیاء کو حفظان صحت اور تادیبیہ نرخوں پر دستیاب کرایا جائے اور اس طرح کی نگرانی انہیں اپیل کنندہ کے کنٹرول میں کارکن نہیں بنا سکتی اور یہ کہ مالک اور خادم کا رشتہ اور ان پر تادیبی کنٹرول بھی ہر وقت ان کے آجر۔ٹھیکیدار کے پاس تھا۔

فاضل واحد جج کارکنوں کے دعوے کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھا اور اس کا خیال تھا کہ ریلوے اور ایل آئی سی کے ذریعے چلائی جانے والی کینٹینوں میں کام کرنے والے کارکن ایک مختلف مقام پر کھڑے ہیں اور زیر غور کینٹین میں کام کرنے والے کارکنوں کا موازنہ دوسرے اداروں میں کام کرنے والوں سے نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے عرضی درخواست کو خارج کر دیا گیا اور کارکنان اپیل دائر کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ڈویژن بنچ نے اپیل کو منظور کرتے ہوئے مندرجہ ذیل ہدایات کے تابع کیا:

"تاہم پہلے مدعا علیہ کے ماہر وکیل نے ہمارے سامنے زور دیا ہے کہ بمبئی عدالت عالیہ کے فیصلے کی تصدیق کرتے ہوئے عدالت عظمیٰ نے کچھ ہدایات دی ہیں اور فوری معاملے میں کینٹین کے قیام کے بعد سے ٹھیکیداروں کے ہاتھوں میں کینٹین کے وجود کی واضح وجوہات کی بنا پر عدالت کو اسی طرح کی ہدایات جاری کرنی چاہئیں جیسا کہ مذکورہ معاملے میں عدالت عظمیٰ نے جاری کی ہیں۔ اگرچہ ہمارے پاس کینٹین میں موجود ملازمین کی قسم کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ہیں اور کیا کینٹین میں کوئی ایسا ملازم ہے جو پہلے مدعا علیہ کی حکمت عملی کے تحت مقرر کردہ کم از کم اور زیادہ سے زیادہ عمر کی حدود کے اندر اہل نہیں ہے یا یہ کہ وہ کم از کم خدمت کی مدت کے کم از کم طبی معیارات میں فٹ نہیں ہیں، لہذا، ان شرائط کی وضاحت کرنا ممکن نہیں ہے جو عدالت عظمیٰ نے فوری معاملے میں کی ہیں، لیکن

عام طور پر یہ مشاہدہ کرنا کہ کوئی شخص جس نے عمر کی حد عبور کر لی ہے یا جو ملازمت کی عمر سے کم ہے اسے واضح طور پر باقاعدہ نہیں کیا جا سکتا ہے یا پہلے جواب دہندہ کا ملازم نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ متروک: اسی طرح، ایک شخص جو طبی طور پر فٹ نہیں ہے وہ ملازمت کا دعوی نہیں کر سکتا اور اگر اس نے ٹھیک کام کیا ہے، لیکن اس طرح کے روزگار کی وجہ سے پہلے مدعا علیہ کے ملازمین کے فوائد کا دعوی نہیں کر سکتا۔ ایسے حالات میں یہ مشورہ دیا جائے گا کہ پہلا مدعا علیہ اپنی غلطیوں کو درست کرے اور تمام ملازمین کے مقدمات کی اجازت دے اور ان تمام لوگوں کے ساتھ سلوک کرے جو پہلے مدعا علیہ کی ملازمت میں جاری رہنے کے لیے نا اہل نہیں ہیں۔"

لہذا یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی جانب سے پیش ہوئے معروف سینئر وکیل نے بھارتیہ پیٹروکیمیکلز کارپوریشن لمیٹڈ اور ایک اور بنام شرمک سینا اور دیگران [1999] 6 ایس سی سی 439 اور دیگران متعلقہ فیصلوں میں رپورٹ کیے گئے فیصلوں پر پختہ انحصار کرتے ہوئے کہا کہ ڈویژن بنچ نے فاضل واحد جج کے فیصلے کو تبدیل کرنے میں غلطی کی اور مدعا کارکن، جو بلا شبہ ٹھیکیدار کی طرف سے لگائی گئی کینٹین میں کارکن ہیں، اپیل کنندہ کے اسٹیبلشمنٹ کا حصہ ہونے کا دعوی نہیں کر سکتے اور اپیل کنندہ انڈرٹیکنگ کی خدمات میں باقاعدگی کا دعوی کر سکتے ہیں اور اس کے نتیجے میں چیلنج کے تحت حکم جوابدہ ہے۔ الگ کرنے کے لیے۔ اس کے برعکس، مدعا علیہ کارکنوں کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل نے بھارتیہ اوورسیز بینک بنام آئی او بی اسٹاف کینٹین ورکرز یونین اور ایک اور [2000] 4 ایس سی سی 245 کے ساتھ ساتھ اسٹیل اتھارٹی آف بھارت لمیٹڈ اور دیگران بنام نیشنل یونین واٹر فرنٹ ورکرز اور دیگران، [2001] 7 ایس سی سی 1 اور وی ایس ٹی انڈسٹریز لمیٹڈ بنام وی ایس ٹی انڈسٹریز ورکرز یونین اور ایک اور [2001] 1 ایس سی سی 298 میں رپورٹ کیے گئے فیصلوں پر انحصار کرتے ہوئے کہا کہ ڈویژن بینچ کے فیصلے میں اس اپیل میں کسی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔ ریلائنس کو اس عدالت کے پہلے فیصلے پر بھی رکھا گیا تھا جس میں دی سرسپور ملز کمپنی لمیٹڈ بنام رمن لال چمن لال اور دیگران [1974] 3 ایس سی سی 66 میں عدالت عالیہ کے فیصلے کو چیلنج کے تحت برقرار رکھنے کے لیے رکھا گیا تھا۔

ہم نے دونوں طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کی عرضیوں پر غور سے غور کیا ہے۔ [1974] 3 ایس سی سی 66 (اوپر) میں، اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ جہاں فیکٹری میں کینٹین چلانے کے لیے متعلقہ کمپنی پر قانونی ذمہ داری ہے، تب بھی اگرچہ کینٹین کو آپریٹو سوسائٹی چلاتی تھی، کینٹین میں کام کرنے والے ملازمین کو بامہ

انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ کے دفعہ 3(13) میں تصور کردہ لفظ "ایمپلائڈ" کی تعریف کا احاطہ کیا جائے گا۔ فیکٹری ایکٹ، 1948 کی دفعہ 46 کے تحت صنعتی اسٹیبلشمنٹ کی ذمہ داری کے مطابق ایک نجی ٹھیکیدار کے بذریعے چلائے جانے والے کینٹین کے کارکنوں کے دعوے سے نمٹنے کے لیے (2001) 1 ایس سی سی 298 (اوپر) میں، اس عدالت نے کارکنوں کے اس دعوے کو برقرار رکھا کہ وہ خود کمپنی کے کارکنوں کے طور پر سمجھے جاتے ہیں۔ [2001] 7 ایس سی سی 1 (سوپرا) میں، اس عدالت کی ایک آئینی بنچ نے کنٹریکٹ لیبر (ضابطہ اور خاتمہ) ایکٹ، 1970 اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی شقیں تحت خاتمے کا نوٹیفکیشن جاری کرنے پر پرنسپل آجر کے قیام میں انضمام کے لیے ایک ٹھیکیدار کے ذریعے لگائے گئے کنٹریکٹ مزدوروں کے دعووں پر غور کیا۔ اس عدالت نے نافذ قانون کے موقف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا ہے:

"106۔ ہم نے وی ایس ٹی انڈسٹریز کیس، جی بی پنت یونیورسٹی کیس اور ایم اسلم کیس میں اس عدالت کے فیصلوں بذریعے جائزہ لیا ہے۔ یہ سب فیکٹری/اسٹیبلشمنٹ میں پرنسپل آجر کے ذریعہ کینٹین کو برقرار رکھنے کی قانونی ذمہ داری سے متعلق ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان معاملات میں، جیسا کہ سرسپو رملز کے معاملے میں کینٹین میں کام کرنے والے کنٹریکٹ لیبر کو پرنسپل آجر کے کارکنوں کے طور پر سمجھا جاتا تھا۔ یہ معاملات ایک مختلف بنیاد پر کھڑے ہیں اور ان سے قانون کے وسیع اصول کا اندازہ لگانا ممکن نہیں ہے کہ سی ایل آر اے ایکٹ کی دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت کنٹریکٹ لیبر سسٹم کو ختم کرنے پر پرنسپل آجر کے قیام میں کام کرنے والے کنٹریکٹ لیبر کو اسٹیبلشمنٹ کے باقاعدہ ملازمین کے طور پر جذب کرنا ہوگا۔

107۔ مذکورہ بالا معاملات کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ تین زمروں میں آتے ہیں: (ط) جہاں کنٹریکٹ لیبر کسی ادارے کے کام میں یا اس کے سلسلے میں مصروف ہے اور کنٹریکٹ لیبر کی ملازمت ممنوع ہے یا تو اس وجہ سے کہ صنعتی جج/عدالت نے کنٹریکٹ لیبر کو ختم کرنے کا حکم دیا ہے یا اس وجہ سے کہ مناسب حکومت نے سی ایل آر اے ایکٹ کی دفعہ 10 (1) کے تحت نوٹیفکیشن جاری کیا ہے، اسٹیبلشمنٹ میں کام کرنے والے کنٹریکٹ لیبر کو خود بخود جذب کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ (ii) جہاں کنٹریکٹ جعلی اور برائے نام پایا گیا تھا، بلکہ چھپانے والا تھا، ایسی صورت میں پرنسپل آجر کے قیام میں کام کرنے والے کنٹریکٹ لیبر کو درحقیقت اور حقیقت میں خود پرنسپل آجر کے ملازمین کے طور پر رکھا گیا تھا۔ درحقیقت، ایسے معاملات کنٹریکٹ لیبر کے خاتمے سے متعلق نہیں ہیں بلکہ موجودہ مثالوں میں جہاں عدالت نے پردہ چھید دیا اور کنٹریکٹ لیبر کی ملازمت ممنوع ہونے کے بعد اس مرحلے پر ایک حقیقت کے طور پر صحیح پوزیشن کا اعلان کیا۔ (iii) جہاں کسی اسٹیبلشمنٹ میں کینٹین کو برقرار رکھنے کی قانونی ذمہ داری

کو نبھانے میں پرنسپل آجر میں نے ایک ٹھیکیدار کی خدمات حاصل کیں، عدالتوں نے قرار دیا ہے کہ کنٹریکٹ لیبر درحقیقت پرنسپل آجر کے ملازمین ہوں گے۔

نتیجتاً، ہم سمجھتے ہیں کہ اپیل کنندہ کے لیے دن میں بہت دیر ہو چکی ہے، جس کی فیکٹریز ایکٹ 1948 کے تحت ذمہ داری تھی کہ وہ کینٹین کو چلائے۔ جہاں تک معاملے کا تعلق ہے، ڈویژن بنچ نے اپیل گزار پر آزادی چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے کہ وہ کارکنوں کے دعووں پر غور کرے کہ آیا وہ تقاضوں کو پورا کرتے ہیں اور کیا وہ بصورت دیگر تصدیق کے لیے نااہل ہیں۔ ان سب کی روشنی میں، ہم عدالت عالیہ کے فیصلے کو چیلنج کرنے کو جائز یا درست قرار دینے سے قاصر ہیں۔ اس لیے اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور مسترد ہو جاتی ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

این۔ جے۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this document